بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۲۵ رجب ۱۳۸۸ھ ۱۸ اخاء ۱۳۴۷ ہش ۱۸ اکتوبر ۶۸ء	نمبر ۲۳۵

اخبار احمدیہ

67

ربوہ ۱۷ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ ۱۷ اخاء۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ ۱۴ اخاء حال کو بخیر و عافیت سنگاپور پہنچ گئے ہیں۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف آج کل مشرق بعید کا تبلیغی دورہ فرما رہے ہیں۔ آپ ۹ اخاء کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ احباب جماعت ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے اس دورہ سے اسلام اور احمدیت کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

ربوہ ۱۷ اخاء۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کی طبیعت آجکل بہت ناساز ہے۔ ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ انتڑیوں میں خرابی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

نیز انگلستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت مولانا شمس صاحب رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر صلاح الدین شمس کا لندن میں ۱۴ اخاء (اکتوبر) سے ایم آر سی پی کا امتحان شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی اور کامیاب مراجعت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمت میں

ایٹم کے پُرامن استعمال کی امریکی فاؤنڈیشن کا عطیہ پیش کر دیا

راک فیلر یونیورسٹی کی عمارت میں خصوصی تقریب کا انعقاد۔ نامور امریکی سائنسدانوں کی شرکت

نیویارک ۱۴ اکتوبر کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر یوتھانٹ نے ایک خصوصی تقریب میں صدر پاکستان کے سائنسی مشیر اور انٹرنیشنل سٹڈی سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس (ٹریسٹ اٹلی) کے ڈائریکٹر محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمت میں ایٹم کے پُرامن استعمال کی امریکی فاؤنڈیشن کی طرف سے تیس ہزار ڈالر کے عطیہ کی رقم پیش کر دی۔ فاؤنڈیشن کی طرف سے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے لئے اس عطیہ کا اعلان ایٹم کے پُرامن استعمال کے سلسلہ میں آپ کی گراں قدر ریسرچ اور خدمات کی بنا پر اس سال اگست کے مہینہ میں کیا گیا تھا۔ یہ انعام فورڈ خاندان کی طرف سے مقرر ہے۔ اس کے دس سالہ نفاذ کے عرصہ میں یہ صرف نوبل پرائز حاصل کرنے والوں کو ہی ملتا رہا ہے۔

یہ خصوصی تقریب جس میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمت میں گراں قدر اعزاز اور عطیہ پیش کیا گیا۔ راک فیلر یونیورسٹی کی عمارت میں منعقد ہوئی۔ اور اس میں امریکہ کے بہت سے نامور امریکی سائنسدانوں نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر محترم پروفیسر صاحب موصوف کے علاوہ دو اور سائنسدانوں کو بھی یہ اعزاز ملا ان میں مسٹر سگورڈ ایکلنڈ ڈائریکٹر جنرل آف دی انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی ان وی آنا اور اس ادارہ کے امریکی نمائندے مسٹر ہنری ڈی وولف سمتھ شامل ہیں۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پہلے ہی انعام کی گراں قدر رقم کو پاکستان کے سینئر طلباء کے طبعیات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے وقف کرنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ چنانچہ آپ اس رقم سے ایک ٹرسٹ قائم کریں گے جو اسے نوجوان سائنسدانوں کی اعلیٰ تعلیم پر صرف کرے گا۔ آپ کے اس نیک عزم پر ملکی اور غیر ملکی اخباروں نے آپ کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے کے علاوہ اسے قابل قدر اور قابل تقلید نمونہ اور مثال قرار دیا ہے۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی زندگی کے مختصر حالات احباب کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو جمعہ کے روز عین جمعہ کی نماز کے وقت ایک مخلص احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار محترم چوہدری محمد حسین صاحب جو مخلص احمدی ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے شادی کے کچھ بعد ۲۵/۶/۳ کو مغرب کی نماز میں جب دعا رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ پڑھی تو کشفاً مجھے ایک لڑکا دکھایا گیا میں نے اس کا نام پوچھا تو بتایا گیا کہ اس کا نام عبدالسلام ہے چنانچہ جب یہ لڑکا پیدا ہوا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے یہی نام برقرار رکھا۔ نماز میں جب میں نے دعا کی کہ

وَاجْعَلْہُ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ

اللہ تعالیٰ نے مجھے اسے جوان مرد دکھایا۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو ۶½ سال کی عمر میں چوتھی جماعت میں داخل کیا گیا۔ چوتھی جماعت اور آٹھویں جماعت میں اول رہ کر وظیفہ حاصل کیا میٹرک ایف۔ اے بی۔ اے اور ایم۔ اے میں بھی اول آئے۔ بی۔ اے آنرز انگریزی میں بھی اول آئے ۱۹۳۹ء میں خلافت جوبلی کے جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جماعت

۲ نے جو رقم پیش کی حضور نے اس میں سے میٹرک۔ ایف۔ اے اور بی۔ اے میں امتیازی کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کے لئے وظائف مقرر فرمائے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے یہ تمام وظائف حاصل کئے۔ اور چونکہ انہوں نے یونیورسٹی کے سابقہ ریکارڈ بھی توڑے تھے اس لئے حضور نے انہیں ۳۰۰ روپے مزید انعام بھی عطا فرمایا۔ آپ کو Peasant welfare Fund سے کیمبرج میں تعلیم کے لئے تین سال کے لئے وظیفہ ملا۔ آپ نے چھ سال کا کورس تین سال ہی میں پورا کر لیا اور حساب اور فزکس میں اول آئے۔ اس کے بعد دوبارہ اس فنڈ میں سے پی ایچ ڈی کے لئے دو سال کے لئے وظیفہ دیا گیا۔ آپ نے ایک سال ہی میں Thesis لکھ کر پیش کر دیا۔ مگر آپ کا Thesis متحن کی قابلیت سے بالا تھا اس لئے اگلے سال وہ Thesis

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ اخاء ۱۳۴۷ ہش

حفاظت اسلام کا عظیم الشان نظام

[redacted]

دنیا میں ہزاروں نہیں بلکہ ایک روایت کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں۔ یہ بھی صرف ایک اندازہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ ان سب کی تعداد معلوم نہیں ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار کا عدد محض ان کی کثرت کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے کہ عام گفتگو میں بھی بولا جاتا ہے۔ کہ وہاں ہزاروں لوگ جمع تھے مطلب یہ ہوتا ہے کہ جمع ہونے والوں کی تعداد بتانا مشکل ہے۔ اسی طرح مبعوث ہونے والے انبیاء علیہم السلام کی کثرت کو ظاہر کرنے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کہہ دیا گیا ہے۔

الغرض دنیا میں کثرت سے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے ہیں لیکن ہمارے پاس سب کے حالات تو کیا سب کے نام بھی موجود نہیں ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن کریم میں صرف چند نبیوں کا ذکر آیا ہے۔ باقیوں کا ذکر نہیں آیا۔ مگر آج جن نبیوں کا بھی نام معلوم ہے۔ ان میں سے بھی چند ہی ایسے ہیں۔ جن کا کچھ حال ہم کو معلوم ہے۔ اور ان سب میں سے صرف سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ایک ایسے نبی ہیں۔ جن کی پبلک اور پرائیویٹ زندگی کا ذرا ذرا سا حال ہم جانتے ہیں۔ آپ سے پہلے سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے جو بنی اسرائیل کے سلسلہ انبیاء کے آخری نبی ہیں۔ آج دنیا میں ان کا نام بہت مشہور ہے۔ مگر آپ کے ماننے والوں کو بھی ان کی زندگی کے اصل حالات معلوم نہیں آج ان کے ماننے والوں نے آپ کو محض ایک افسانوی شخصیت بنا رکھا ہے۔ آپ کی پیدائش ان کی زندگی اور عمر اور آپ کی وفات کے متعلق سوائے ان حالات کے جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں آپ کے اس سے زیادہ صحیح حالات تاریخ سے معلوم نہیں ہیں۔ چنانچہ آج عیسائی دنیا میں دانشمند لوگ آپ کے صحیح حالات معلوم کرنے کے لئے ایک خاص تحریک چلا رہے ہیں۔ اور آپ کے جو حالات اس تحقیقات میں منظر عام پر اس وقت تک آچکے ہیں۔ وہ ان حالات سے بھی کم ہیں۔ جو قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں۔

بات یہ ہے کہ آج سائنٹفک طریق کار کی وجہ سے تاریخ بھی خاص تحقیقاتی رنگ اختیار کر چکی ہے۔ خود عیسائی دنیا میں بھی اب سوائے چند پادریوں اور سادہ مزاج لوگوں کے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا ماننے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔ البتہ اب وہ آپ کو بطور ایک انسان کے جاننے کے لئے تحقیقات کر رہے ہیں۔ جس میں انہیں کوئی زیادہ کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ تاہم ایسی واقعاتی شہادتیں مل گئی ہیں۔ جن سے آپ کے متعلق خاصکر صلیبی واقعہ پر معتد بہ روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ بہت سے پرانے مسودات ایسے ملے ہیں۔ جن سے آپ کی ذات خاصکر صلیبی واقعہ کے اصل حالات واضح ہو جاتے ہیں۔ پھر خوش قسمتی سے وہ چادر بھی موجود ہے جس میں آپ کو لپیٹ کر مرگ نما بیہوشی کی حالت میں قبر میں رکھا گیا تھا۔

ش آپ حیران ہوتے ہوں گے کہ جس شخص کو قبر میں دفن کر دیا؟

قطعات

کرنا ہے جو کچھ کرنا یہیں ہے
جینا یہیں ہے مرنا یہیں ہے
امواج لوٹیں، گرداب تڑپیں
ڈوبے یہیں ہیں، ترنا یہیں ہے

خلافت سے جو وابستہ نہیں ہے
تنے سے شاخ پیوستہ نہیں ہے
بھٹکتا ہے مسافر جنگلوں میں
وہ جنگل ہیں جہاں رستہ نہیں ہے

تنویر

ہو گیا تھا۔ اس کا کفن کیسے موجود رہ گیا۔ بات یہ ہے کہ ان ممالک میں قبریں ہماری طرح زمین کو کھود کر نہیں۔ دنار ایک نہیں بنائی جاتیں گی بلکہ اکثر قبر ایک کمرہ ہوتا ہے۔ اب بھی مصر اور شام وغیرہ ممالک میں قبریں اسی قسم کی ہوتی ہیں۔ جو ہمارے ہاں کی قبریں نہیں بلکہ کمرہ کی شکل میں بنائی جاتی ہیں۔ بسا اوقات ایسی قبریں پہاڑی علاقوں میں قدرتی غاروں میں بنائی جاتی ہیں۔ اور ضروری نہیں کہ ان میں صرف ایک ہی مردے کو دفن کیا جائے۔ بلکہ بعض قبریں تو سینکڑوں مردوں کو پشت ہا پشت تک اپنی آغوش میں لئے ہوئے چلی آرہی ہیں۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو جس قبر میں رکھا گیا تھا۔ وہ بھی اسی طرح کا ایک کھلا کمرہ ہی تھا۔ چنانچہ موجودہ اناجیل میں بھی اس کا ذکر یوں آیا ہے۔

"یوسف نے لاش کو لے کر مہین چادر میں لپیٹا اور اپنی قبر میں جو اس نے چٹان میں کھدوائی تھی رکھا پھر وہ ایک بڑا پتھر قبر کے منہ پر لڑھکا کر چلا گیا۔ اور مریم مگدلینی اور دوسری مریم وہاں قبر کے سامنے بیٹھی تھیں۔" (متی)

الغرض آج وہ کفن کی چادر سائنٹفک طریقوں سے تحقیقات کا موضوع بنی ہوئی ہے۔ اور ماہرین اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ چادر پر جو نشانات بن گئے ہیں۔ یہ ایسے شخص کے جو مرگ نما بے ہوشی کی حالت میں۔ اس میں لپیٹا گیا تھا۔

آپ کے دفن کا واقعہ دو اناجیل متی اور مرقس میں تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ایک دوسرے سے نقل کیا گیا ہے۔ لیکن بعض تفاصیل میں لوقا اور یوحنا کی اناجیل سے مختلف ہے۔ اور ان آخرالذکر دونوں اناجیل کا بھی آپس میں بڑا اختلاف ہے۔ قرآن کریم نے اس حقیقت کو چند الفاظ میں اس طرح بیان کر دیا ہے۔

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ

(باقی صفحہ ۴ پر)

68

کفنِ مسیح

عصائے موسیٰ کے بعد ردائے عیسیٰ

(محترم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بمبئی)

(۲)

عام لوگوں کو اس تصویر میں صاحبِ کفن کا چہرہ، سینہ۔ سینے پر بندھے ہوئے ہاتھ۔ اور پیر تو صاف نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ دھبے اور نشانات کن امور کی غمازی کرتے ہیں۔ اس کی تشریح وہی کر سکتے ہیں جو فوٹوگرافی کے ترقی یافتہ سائنس سے اچھی طرح واقف ہے۔ کیمرے کی پلیٹ پر جو عکس نظر آتا ہے اس کی ماہیت۔ نوعیت اور اصلیت معلوم کرنا ہر آدمی کا کام نہیں۔ اس کے لئے بڑی مہارت اور تجربے کی ضرورت ہے۔

اس خلائی دور میں مصنوعی سیاروں کے ذریعہ دوسرے کروں کی جو تصاویر لی جاتی ہیں انہیں دیکھ کر دوسرے کروں کے طبیعی حالات کا علم حاصل کرنا انہیں سائنسدانوں کا کام ہے جو اس فن میں کامل بصیرت و تجربہ رکھتے ہیں۔ دوسروں کو ان تصاویر میں لکیروں اور دھبوں کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔

یہی حال کفنِ مسیح کا ہے۔ اس کے نشانوں اور دھبوں کی وہی تشریح کر سکتے ہیں جو اس فن میں بصیرت، مہارت اور تجربہ رکھتے ہیں۔

لیکن اس کے باوجود یہ نکتہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ فنکار بھی فہم و ادراک میں غلطی کر سکتا ہے اس لئے ان کی تحقیقات و تعلیقات پر تنقید و تبصرہ کا سبھوں کو حق ہے۔ چنانچہ آگے چل کر میں بھی ان سائنسدانوں کے بعض نتائج تحقیق پر تبصرہ کروں گا۔

اس جملۂ معترضہ کے بعد اب ہم اناجیل اربعہ اور مکتوب اسکندریہ کی مدد سے ان واقعات کا مطالعہ کرتے ہیں جو سزائے موت کا فیصلہ سنانے کے بعد جناب مسیح کو پیش آئے۔

اس جگہ یہ بات مدِنظر رکھنی چاہیئے کہ رومیوں اور یہودیوں کے نزدیک صلیبی موت نفرت و لعنت کی موت سمجھی جاتی تھی۔ جسے اس قسم کی سزا سنائی جاتی۔ اسے صلیب سے پہلے شہر کے ایک حصے میں گشت کرایا جاتا اور تماشائی استہزاء و تمسخر سے پیش آتے۔ کوئی گھونسے مکے مارتا۔ کوئی کوڑے لگاتا اور کوئی کیچڑ پھینکتا۔ چنانچہ جب پیلاطوس کی عدالت سے مسیح کے حق میں سزائے موت کا فیصلہ ہوا تو رومیوں۔ یہودیوں اور تماشائیوں نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا۔ پہلے انکو نہایت بیدردی کے ساتھ کوڑوں سے پیٹا گیا۔ پھر ان کو کانٹوں کا ایک تاج پہنایا گیا جس سے ان کی پیشانی اور گدّی زخمی ہو گئی اور ان زخموں سے خون بہنے لگا۔

ILLUSTRETED VEEKLY OF INDIA میں اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ ان دنوں رومن سپاہی اپنے سر کے رومال پر ویسی ہی دوڑی باندھتے تھے جیسے آجکل عرب باندھتے ہیں۔ جناب مسیح کو جب کانٹوں کا تاج پہنایا گیا تو ایک سپاہی نے اپنے سر کی دوڑی اتار کر اس سے تاج کس کر باندھ دیا تا یہ تاج اپنی پوزیشن میں رہے اور وہ "یہودیوں کا بادشاہ" کہہ کہہ کر تمسخر کرتے رہیں۔

اس وقت ان تماشائیوں میں سردار کاہن کے ایک نوکر نے مسیح کے داہنے گال پر ایک زوردار طمانچہ مارا۔ (یوحنا 18/22)

"اناجیل اربعہ" اور "مکتوب اسکندریہ" کی شہادتیں تو یہ ہیں کہ بہت سے لوگوں نے طمانچے مارے۔ وہ مباح الدم جو گئے تھے لیکن وہ نشان جو ان کے داہنے گال پر ہے ایک گہری چوٹ کا نشان ہے۔ یہ طمانچہ ایک ایسے شخص نے ان کے رخسار پر مارا جو پیچھے داہنی طرف کھڑا تھا۔ غالباً یہ بڑے کاہن کا نوکر تھا۔ رسالہ مذکور کے مضمون نگار LEONARO CHESHIRE کا خیال ہے کہ یہ چوٹ چھڑی کی مار کا ہے۔

یوں تماشائیوں کا یہ گروہ مسیح کو دکھ اور ایذائیں پہنچانے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تھا مگر میرا خیال ہے کہ "کاہن" کے نوکر مسیح پر زیادہ مشتعل ہوں گے۔ چونکہ جب کاہنوں کی جماعت اپنے کارندوں کے ساتھ مسیح کو گرفتار کرنے نکلی تھی اور ان پر ہاتھ ڈالنا چاہا تھا تو مقدس پطرس نے اپنی تلوار میان سے نکال کر ان میں سے ایک پر حملہ کر دیا تھا اور اس کا کان جڑ سے اڑا دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ کاہن کے سارے نوکر پطرس کی اس حرکت پر بہت برافروختہ ہوئے ہوں گے اسلئے سردار کاہن کے نوکر نے پہلا طمانچہ یا چھڑی ایسی بھرپور ماری کہ اس کا نشان ان کے رخسار پر پڑ گیا۔

یوحنا اور مکتوب اسکندریہ کی شہادت یہ ہے کہ مسیح کو جب یروشلم کے قلعہ سے "کوہ کالوری" کی طرف لے چلے تو صلیب کی لمبی اور وزنی لکڑی انکے دونوں کندھوں پر رکھ دی گئی جسے اٹھا کر چلنے میں وہ لڑکھڑا رہے تھے اگرچہ مکتوب اسکندریہ میں صرف لڑکھڑانے کا ذکر ہے۔ مگر یہ کوئی بعید بات نہیں کہ مسیح جو پیہم صدمات سے پہلے ہی کمزور ہو گئے تھے اس بوجھ کے باعث دو چار بار گھٹنوں کے بل گرے بھی ہوں۔ یہ قیاس اس وقت اور قرینِ صحت ہو جاتا ہے جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مجرموں کے کندھوں پر صرف صلیب ہی نہیں رکھی جاتی تھی بلکہ اس کے دونوں ہاتھ بھی اس بیم سے باندھ دیئے جاتے تھے اور سینے میں بھی ایک رسّی باندھ دی جاتی تھی "تا اس کو جانوروں کی طرح کھینچ کر لے چلیں۔ ہاتھوں کے بندھ جانے سے جسم کا توازن یوں ہی برقرار نہیں رہتا لیکن جب رسّی کا جھٹکا دیا جائے تو اس کا منہ یا گھٹنے کے بل زمین پر گرنا کچھ محل تعجب نہیں۔

واضح ہو کہ مسیح کے شانوں پر صلیب کی لکڑی رکھنے کی شہادت صرف انجیل یوحنا 19/17 اور مکتوب اسکندریہ میں پائی جاتی ہے۔ "متی" میں اس کا ذکر ہی نہیں۔ مرقس اور لوقا کی روایات اس سے مختلف ہیں۔ ان دونوں اناجیل میں ہے کہ مسیح کی صلیب اٹھانے کے لئے ایک راہگیر شمعون کو بیگار پکڑا گیا۔

ان دونوں روایات کے درمیان تطبیق کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ پہلے یہ لکڑی مسیح کے کندھوں پر رکھی گئی لیکن جب دیکھا گیا کہ وہ ضعف و ناتوانی کے باعث اسے اٹھا کر چلنے سے معذور ہیں تو شمعون کو بیگار پکڑ کر اس سے یہ لکڑی اٹھوائی گئی۔

یہ تو ظاہر ہے کہ یوحنا اور مکتوب اسکندریہ کی عینی شہادتیں مرقس اور لوقا کی روایات سے زیادہ معتبر ہیں۔

مسیح کو صلیب پر کس طرح چڑھایا گیا اس کی تفصیل "اناجیلِ اربعہ" سے زیادہ "مکتوب اسکندریہ" میں پائی جاتی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

پہلے ان کو ایک تختے کے سہارے کھڑا کیا گیا پھر دونوں ہاتھ صلیب کی مستطیل لکڑی کے ساتھ باندھ دیئے گئے اور دونوں ٹانگیں بیچ سے دُہری کر کے صلیب کی عمودی لکڑی سے کس کر باندھ دی گئیں بندھن اتنے سخت تھے کہ ان اعضاء کا دوران خون رُک گیا۔ اس کے بعد ان کے دونوں ہاتھوں میں دو کیلیں ٹھونک دی گئیں۔

عام خیال یہ ہے کہ یہ کیلیں ہتھیلیوں میں ٹھونکی گئیں۔ تصاویر میں بھی یہی دکھایا جاتا ہے مگر "مکتوب اسکندریہ" میں جگہ کی تعیین نہیں کی گئی ہے۔ کیلیں ہتھیلیوں میں ٹھونکی گئیں یا کلائی یا بازو میں؟

"سنڈے اسٹینڈرڈ" کے مضمون نویس کا خیال ہے کہ یہ کیلیں ہتھیلی کے اوپر ایسی جگہ ٹھونکی گئیں کہ وہ رگیں جو انگوٹھے کو سہارا دیتی ہیں کٹ گئیں اور انگوٹھے کلائی کی پُشت کی طرف ڈھلک گئے۔ اس خیال کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ فوٹو میں ہتھیلیوں کے انگوٹھے نظر نہیں آتے۔

اس جگہ اور ایک امر کی وضاحت ضروری ہے وہ یہ کہ اس فوٹو کی مدد سے جتنی تحقیقات ہوئی ہیں ان سب میں کہا گیا ہے کہ مسیح کے دونوں پیروں میں بھی میخیں ٹھونکنے کے نشان ہیں۔ ان میخوں کی تشریح یہ کی گئی ہے کہ ایک پیر کا پنجہ دوسرے پیر کے پنجے پر رکھ کر ایک ہی کیل سے دونوں پنجے تختے میں ٹھونک دیئے گئے تھے۔

چرچ کی طرف سے صلیب مسیح کی جتنی تصاویر شائع کی جاتی ہیں سب میں ان کو اسی حالت میں دکھایا جاتا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ یہ کیل ان کیلوں سے بڑی ہوگی جو ہاتھوں میں ٹھونکی گئی تھیں اس لئے کہ پنجوں کے دُہرا کرنے کے باعث پیروں کا یہ حصہ کم سے کم پانچ چھ انچ موٹا ہو گیا ہوگا۔ اور ان پنجوں پر جو میخ ٹھونکی گئی ہوگی وہ بھی کم سے کم سات آٹھ انچ لمبی ہوگی۔ اور موٹائی لمبائی کی مناسبت سے ہوگی۔ پھر یہ میخ ہتھوڑی یا

پتھر جس چیز سے بھی ٹھونکی گئی ہو پیر کی ہڈی پر بھی اس کی چوٹ ضرور لگی ہوگی۔ کہتے ہیں کہ مسیح اس میخ کے سہارے تختۂ صلیب پر BALLET DANCER کی طرح کھڑے رہے اس لئے ان کے سینے پر زور نہیں پڑا۔ اگرچہ اس قول پر تمام مسیحیوں کا اتفاق نظر آتا ہے مگر جب ہم اس زخم کی نوعیت اور مابعد کے واقعات پر غور کرتے ہیں تو اس قول کو تسلیم کرنے میں ذرا تامل ہوتا ہے۔

پہلی بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ یہ زخم اتنا گہرا اور تکلیف دہ ہوگا کہ اعلیٰ سے اعلیٰ دوا بھی استعمال کی جائے تو بھی اس کے اندمال میں کم سے کم ہفتہ عشرہ ضرور لگ جائے گا اور اس سے پہلے کوئی ڈاکٹر اس مریض کو آزادی سے چلنے پھرنے کی اجازت نہیں دے گا۔

مگر ہم اناجیل اربعہ میں پڑھتے ہیں کہ حضرت مسیح دوسرے ہی دن غار سے نکل کر شہر میں چلنے پھرنے لگے۔ "مکتوب اسکندریہ" میں ہے کہ وہ غار میں صرف تیس گھنٹے رہے انجیلوں میں غار سے نکلنے کے بعد کی جو روداد بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ غار کے باہر ان کو سب سے پہلے "مریم مگدلینی" ملی ہیں۔ اس کے بعد وہ دو راہگیر جو شام کے وقت یروشلم کے قریبی گاؤں سے آرہے تھے مسیح دُور تک ان دونوں راہگیروں کے ساتھ چلتے رہے۔ یہ دونوں واقعۂ صلیب ہی پر تبصرہ کر رہے تھے۔ اس جگہ ذرا سوچنا چاہیئے کہ اس وقت شام ڈھل رہی تھی اور اندھیرا چھا رہا تھا۔ عام طور پر ایسے وقت مسافر تیز قدم چلتے ہیں۔ جناب مسیح ان دونوں کے قدم سے قدم ملا کے چلتے ہیں حتیٰ کہ اپنے مقام پر آجاتے ہیں اور ان دونوں کو اپنے گھر رات گزارنے کی دعوت دیتے ہیں۔

یہ دونوں راہگیر مسیح کے مرید تھے مگر اس وقت مسیح باغبان کے بھیس میں تھے اس لئے ان کو پہچان نہ سکے۔ انہوں نے گھر آکر جب ان دونوں سے اپنا تعارف کرایا تو وہ دونوں دوسرے حواریوں کو یہ بشارت سُنانے دوڑے۔ مسیح بھی تاڑ گئے اور ان کے پیچھے پیچھے چلے۔ اور ابھی وہ راہگیر حواریوں سے باتیں ہی کر رہے تھے کہ اچانک "السلام علیکم" کی آواز آئی مڑ کر دیکھا تو مسیح بنفس نفیس کھڑے ہیں ذرا سوچئے کہ مسیح بھی کس تیز رفتاری سے چلے ہوں گے۔ اس کے بعد وہ ہفتہ بھر یروشلم کے کوچہ و بازار میں گھومتے رہے حواریوں سے دو بار ملاقاتیں کیں۔ ایک مرتبہ تو جائے مقررہ پر۔ دوسری مرتبہ "تبریاس" کی جھیل کے کنارے۔ غرض یسوع مسیح غار سے نکل کر ایک ایسے صحت مند آدمی کی طرح چلتے پھرتے ہیں جس کے پیروں میں لنگ ہے نہ رفتار میں سستی۔ پھر یہ کہ وہ پارۂ سیماب کی طرح اپنے حواریوں کی تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ ایک شہادت بھی ایسی نہیں جس سے معلوم ہو کہ وہ چلتے ہوئے لنگڑاتے تھے۔ اگر صلیب پر ان کے پیروں میں اتنی موٹی کیل ٹھونکی گئی تھی تو دوسرے ہی دن اس سبک رفتاری سے چلنا پھرنا محالات عقلی میں سے ہے۔

پھر یہ امر مسلّم ہے کہ وہ دونوں ڈاکو جو مسیح کے داہنے بائیں صلیب پر چڑھائے گئے تھے ان کے پیروں میں میخیں نہیں ٹھونکی گئی تھیں۔ یہ بات ان تصاویر سے بھی ظاہر ہے جو چرچ کی طرف سے شائع کی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ عام روایات اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ مسیح کو عام طریق کے مطابق ہی صلیب دی گئی تھی۔ ان کے ساتھ اس کے سوا کوئی زیادتی نہیں کی گئی تھی کہ صلیب کی کھڑی لکڑی سر سے کچھ اونچی رکھی گئی تھی اور اس پر تین زبانوں میں ایک تختی پر یہ تحریر لکھ کر لگا دی گئی تھی "یہودیوں کا بادشاہ"!

مسیح کے ساتھیوں نے اس معمولی سی زیادتی کی بھی مذمت کی ہے۔ اگر ان کے پیروں کے پنجے میں کیلیں ٹھونک کر "تاریخ صلیب" میں ایک نئی روایت قائم کی جاتی تو صدیٔ اوّل کے تمام مسیحی اس کی شدید مذمت کرتے مگر اناجیل اربعہ میں اس زیادتی کی طرف اشارہ بھی نہیں۔

"مکتوب اسکندریہ" میں جس میں صلیب کی پوری تفصیل درج ہے اس کو ایک افواہ قرار دیا گیا ہے اور اس کی بڑی سختی سے تردید کی گئی ہے۔ اسنے واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ مسیح کے پیروں میں کیلیں نہیں ٹھونکی گئی تھیں۔ ان کو صلیب مروجہ دستور کے مطابق ہی دی گئی تھی۔ اور مصلوب کے پیروں میں کیلیں ٹھونکنے کا رواج نہیں ہے۔

پھر پیلاطوس جو مسیح کو بچانا چاہتا تھا مسیح کے ساتھ اس زیادتی کی اجازت کیسے دیتا؟ (باقی)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ مَا لَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا ۝

ترجمہ:۔ اور اُن کے (یہ بات) کہنے کے سبب سے کہ اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ کو ہم نے یقیناً قتل کر دیا ہے (یہ سزا انکو ملی ہے) حالانکہ نہ انہوں نے اُسے قتل کیا اور نہ انہوں نے اُسے صلیب پر لٹکا کر مارا بلکہ وہ ان کے لئے (مصلوب کے) مشابہ بنا دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے اس (یعنی مسیحؑ کے) صلیب سے زندہ اتارے جانے) میں اختلاف کیا ہے وہ یقیناً اس (کے زندہ اتارے جانے کی وجہ سے) شک میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ انہیں اس کے متعلق کوئی بھی (یقینی) علم نہیں ہے ہاں (صرف ایک) وہم کی پیروی (کر رہے ہیں) اور انہوں نے اس (واقعہ کی اصلیت) کو پوری طرح نہیں سمجھا (اور جو سمجھا ہے غلط سمجھا ہے)

(النساء آیہ ۱۵۸)

چندہ جلسہ سالانہ

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف ۲½ ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ بہت سی جماعتیں شروع سال یعنی ماہ مئی سے ہی یہ چندہ بھجوا رہی ہیں۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔ لیکن بعض جماعتوں کے عہدہ داروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ تمام مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے اپنی جدّوجہد کو تیز کر دیں اور کوشش فرمائیں کہ ہر جماعت کے چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ انعقاد جلسہ سے پہلے پہلے سو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں جن کے اخراجات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ عہدہ داروں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کی کسی کوتاہی کی وجہ سے کوئی دوست اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ براہ مہربانی اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی جدّوجہد میں چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی نظر انداز نہ ہو جائے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ ایک سال کی بیماری کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دلی دعاؤں نیز بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کی دعاؤں سے بفضلہٖ تعالےٰ صحت یاب ہو کر اپنے گھر ۱۶ ایف۔ سی۔ سمن آباد چلی گئی ہیں۔ ان کی بائیں ران کی ہڈی ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی تھی۔ ایک لمبے عرصہ تک حرکت نہ کرنے اور لیٹے رہنے کی وجہ سے کمزور بہت ہو گئی ہیں۔

بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار ڈاکٹر آفتاب احمد
گوجرانوالہ

احباب مرکزی اجتماع انصار اللہ ۲۵-۲۶-۲۷ اخاء (اکتوبر) میں کثرت سے شرکت فرماویں

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے

69

احمدی نوجوان مصروفِ عمل ہیں

خدمتِ خلق کے شعبہ میں مجالس خدام الاحمدیہ کی کارکردگی میں تین سو فیصد اضافہ

از مکرم مہتمم صاحب خدمتِ خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خلافتِ ثالثہ کا بابرکت دور شروع ہو چکا تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کی غرض سے دور و نزدیک سے ہزاروں کی تعداد میں خدام اور اطفال ربوہ پہنچ کر میدانِ عمل میں اپنے اپنے خیمے نصب کر چکے تھے۔ مسجد مبارک میں نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد ہر چھوٹا بڑا مقام اجتماع کی طرف رواں دواں تھا۔ تین بجے بعد دوپہر کا وقت تھا۔ مقام اجتماع کے وسیع پنڈال میں خدام اطفال اور انصار اپنی اپنی جگہ سنبھال چکے تھے۔ سینکڑوں احباب پنڈال سے باہر رہ گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کا وقت قریب آ رہا تھا۔ حضور پرنور نے اجتماع کا افتتاح فرما کر خدام کو اپنے ارشادات سے نوازنا تھا۔ سب کی نگاہیں سٹیج پر لگی ہوئی تھیں۔ دور دراز سے آنے والے خدام و اطفال کی ایک کثیر تعداد حضور کے دیدار سے پہلی دفعہ شرف یاب ہونے کے لئے ہمہ تن منتظر تھی۔ سٹیج کے پیچھے ایک ہل چل پیدا ہوئی۔ حضور تشریف لے آئے۔ عہدیداران حضور سے شرف مصافحہ حاصل کرنے لگے۔ جب حضور سٹیج پر تشریف فرما ہوئے ایک دم سارے پنڈال میں بجلی کی سی تیزی سے حرکت پیدا ہوئی۔ سب احترام و اشتیاق سے کھڑے ہونے لگے ہر کوئی حضور کے چہرہ مبارک پر ایک نظر ڈالنے کو بے تاب تھا۔ آگے بیٹھے ہوئے دیہات سے آنے والے ایک خادم کی نگاہیں ابھی تک حضور کے دیدار سے محروم تھیں۔ وہ یکلخت گھٹنوں کے بل اُٹھ کر اپنے سے آگے بیٹھے ہوئے خدام کے کندھوں کو دباتے ہوئے بڑے جذباتی انداز سے پنجابی میں مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ "ہم بھی چاند (چن) دیکھنے آئے ہیں۔ چاند نکل آیا ہے تو ہمیں بھی چاند دیکھنے دو دوستو!" لیکن وہاں محویت کا عجب عالم تھا۔ سامنے خلیفہ وقت کا وجود تھا۔ خود فراموشی کے سماں میں ہر ایک محو دیدار تھا۔ کون کسی کی سنتا۔ جب اس دیہاتی نوجوان سے نہ رہا گیا۔ وہ فوراً اُچھل کر کھڑا ہو گیا۔ حضور کے چہرہ پر نظر ڈالتے ہی بے اختیار نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے پُرجوش نعرے بلند کرنے لگا۔ فلک شگاف نعروں کی گونج میں حضور نے اپنے دورِ خلافت کے پہلے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا "باتوں کا وقت اگر تھا تو اب گزر گیا۔ باتیں کرنے کی بجائے اب عمل کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ اگلے پچیس تیس سال اسلام اور احمدیت کے لئے انتہائی اہم اور فیصلہ کن ہوں گے"۔ حضور کے اس ولولہ انگیز خطاب کا لب لباب کام کام اور صرف کام، عمل عمل اور صرف عمل کی تلقین تھا۔ خدام و اطفال کے قلوب و اذہان پر حضور کے ارشاد کا گہرا اثر ہوا۔ جب خلیفۂ وقت کے ارشادات عالیہ سے مستفیض ہونے کے بعد خدام و اطفال اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے تھے تو وہ اس احساس سے سرشار تھے کہ اپنے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ کی خواہشات پر پورا اترنے کی بھرپور کوشش کریں گے تا خدا اور رسولؐ و خلیفہ کی خوشنودی کے حصول میں وہ سرخرو ہوں۔ لاریب! اللہ تعالیٰ جب کسی کو خلافت کا مقام عطا کرتا ہے تو اس کی آواز میں عجب تاثیر پیدا کر کے اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ خلیفۂ وقت کے ساتھ ہر آن خدا کی خاص تائید اور نصرت کام کر رہی ہوتی ہے۔ حضور کے اس پیغام کے بعد مجالس ہائے خدام الاحمدیہ نئے عزم اور نئے ارادوں کے ساتھ اپنے بلند مقاصد کے حصول کے لئے عمل اور صرف عمل کو اپنا لائحہ عمل قرار دے کر مصروف عمل ہو گئیں۔ آج جب پچھلے دو سال کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ حقیقت واشگاف ہوتی ہے کہ مجالس کی ایک کثیر تعداد میں ایک نمایاں بیداری اور ایک نیا جوش اور جذبہ پیدا ہو چکا ہے اور بہت سی مجالس جو سالہا سال سے خوابیدہ پڑی تھیں وہ نہ صرف زندہ ہوئیں بلکہ فعال مجالس میں شمار ہونے لگیں۔ آج خدا کے فضل سے مجالس کی بیداری و کارکردگی میں تین سو فیصد اضافہ ہو چکا ہے اور دفتر مجلس مرکزیہ کا عملہ اسی نسبت سے اس کام کے لئے ناکافی ثابت ہو رہا ہے۔ الحمد للہ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے "عمل" کے اس پروگرام میں شعبہ خدمت خلق کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس شعبہ میں خدا کے فضل سے نہایت خوشکن نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ پچھلے ایک سال میں شعبہ خدمت خلق میں احمدی نوجوانوں کے جذبہ و دلچسپی اور عملی کارکردگی میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔ کئی ہزار رپورٹوں کی چھان پھٹک کے بعد اس شعبہ کی کارگزاری کے حقائق نہایت احتیاط سے اکٹھے کر کے پیش خدمت ہیں۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی نوجوان اپنی خداداد صلاحیتوں سے نہ صرف خود فائدہ اٹھاتے ہیں بلکہ بلا لحاظ مذہب و ملت امارت و غربت ہر ایک کی مقدور بھر خدمت کو سعادت سمجھتے ہوئے خدا کی رضا کے حصول میں منہمک ہیں۔ گذشتہ گیارہ مہینوں میں احمدی نوجوانوں نے کل ۸۰ر۸۶۱۲ روپے ۱۷۸۹ غرباء و مساکین میں تقسیم کئے۔ ۲۰۰۰ روپے ضرورتمند احباب کو بطور قرضہ حسنہ مختلف عرصوں کیلئے دیئے۔ انفرادی طور پر یا احمدی نوجوانوں کی قائم کردہ ڈسپنسریوں سے ۲۶۰۹۰ مریضوں کو مفت طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ ان کے علاوہ صرف کراچی میں فضل عمر ڈسپنسری سے ہر ماہ ۳۵۰۰ سے زائد مریض استفادہ کرتے رہے۔ ۱۳۱۶۹۱ بیماروں کی عیادت و تیمارداری کی گئی۔ ۲۱۳۰ محتاج افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ ۱۳۰۵ خطوط یا ٹائپ کے ذریعہ خدام نے ضرورتمندوں کو درخواستیں لکھ کر دیں۔ ۲۰۰ سے زائد افراد کو بسوں میں سوار کرایا یا نشستیں مہیا کیں۔ بس سٹاپ یا لاری اڈہ پر ۱۵۰ افراد کا سامان اٹھا کر مختلف فاصلے طے کئے گئے۔ ۶۱۸۴ عمومی نوعیت کے امور سرانجام دئے مثلاً راستے صاف کئے یا بنائے، ٹھوکر لگانے والی اشیاء راستہ سے ہٹائیں نالیاں بنائیں وغیرہ۔ ۱۰۰ سے زائد ضرورتمندوں کو مکان کرائے پر دلانے کی کوشش کی گئی۔ جن میں سے ۴۲ کو مکان مہیا ہو گئے۔ ۳۸۰ افراد کے روزگار تلاش کئے جن میں سے ۹۴ کے قریب حصول روزگار میں کامیاب ہوئے۔ ۱۳۸۱۶ ٹیکے لگائے گئے۔ خدام نے خاص طور پر ہیضہ کی وبا کے دنوں میں ٹیکے لگانے کی خدمت بہت فراخدلی سے سرانجام دی۔ ۱۱۹۷ کپڑے (نئے و پرانے) مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ نیز موسم سرما میں محترم صدر صاحب کی خاص ہدایت پر شعبہ ہذا نے کئی صد گرم کوٹ مستحقین کو برائے نام قیمت پر مہیا کئے۔

۲۵۱۸ گھروں کے لئے خدام نے سودا سلف بازار سے لا کر دیا۔ علاوہ ازیں خدام نے کئی صد درسی کتب اکٹھی کر کے غریب طالبعلموں میں تقسیم کیں اور بیسیوں کو تعلیمی مدد بہم پہنچائی۔ بعض مجالس میں کئی طالبعلموں کو ۵ روپے سے ۱۵ روپے تک ماہوار وظیفہ بھی دیا جاتا رہا۔ انفرادی طور پر انجام دئے گئے خدمت خلق کے ان امور کے علاوہ مجالس وقتاً فوقتاً اجتماعی طور پر پروگرام ترتیب دے کر اپنے محلہ یا شہر کی حالت سدھارنے یا لوگوں کی اجتماعی بہبود کے حصول کی کوشش کرتی ہیں۔ خدام کی ایسی بے لوث خدمات کو اپنے پرائے سب تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں اور احمدی نوجوانوں کے نمونہ کو دوسروں کے سامنے بطور مثال پیش کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور احمدی نوجوان ہر قسم کی تمیز و تفریق بالائے طاق رکھتے ہوئے تمام نوع انسانی کی خدمت کو اپنی زندگی کا مستقل شعار بنا لیں اور کوئی بھی ان کی ہمدردی اور بے لوث مدد کے دائرہ سے باہر نہ رہے۔ آمین۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

دار الاقامۃ النصرۃ کے لئے جن دوستوں نے ماہ ظہور میں عطیہ جات بھجوائے تھے ان کی فہرست بغرض دعا الفضل میں شائع ہو چکی ہے جماعت احمدیہ سرگودھا کی طرف سے جو رقم اسی ماہ میں موصول ہوئی تھی اس کی تفصیل اب معلوم ہوئی ہے جو بغرض دعا اشاعت کی جا رہی ہے ان عطیہ جات کی وصولی میں مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا اور مکرم چوہدری محمد دین صاحب انور اور ان کی اہلیہ صاحبہ کا بڑا حصہ ہے دعا ہے اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

		روپے
۱	مکرم محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب پراچہ بذریعہ مکرم جناب حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب	۱۱۰
۲	مکرمہ محترمہ عطیہ مبارک احمد صاحب پراچہ رر رر رر	۱۰۰
۳	مکرم محترم جناب شیخ عبد اللطیف صاحب پراچہ رر رر	۴۵
۴	مکرم محترم جناب ڈاکٹر اظہار الحسن صاحب رر رر	۵۰
۵	مکرم محترم جناب چوہدری نثار احمد صاحب رر رر	۲۰
۶	مکرم محترم جناب چوہدری عنایت اللہ صاحب رر رر	۱۷
۷	مکرمہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد اللطیف رر رر	۱۶
۸	رر رر حفیظہ صاحبہ ایم اے رر رر	۱۵
۹	مکرم محترم جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ رر رر	۱۵
۱۰	مکرمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب رر رر	۱۰
۱۱	رر رر غالیہ کھوکھر صاحبہ رر رر	۱۰
۱۲	مکرم محترم جناب چوہدری منیر احمد صاحب سہیل رر رر	۱۰
۱۳	مکرم محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ رر رر	۱۰
۱۴	مکرمہ محترمہ نسرین اظہار صاحبہ لیکچرار رر رر	۱۰
۱۵	مکرم محترم جناب بشیر احمد صاحب سیکھوانی رر رر	۵
۱۶	مکرم محترم جناب محمد انور صاحب رر رر	۵
۱۷	مکرم محترم جناب قریشی محمود الحسن صاحب رر رر	۵
۱۸	مکرم محترم جناب ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب رر رر	۵
۱۹	مکرم محترم جناب راجہ غضنفر امجد صاحب رر رر	۵
۲۰	مکرم محترم جناب عبد السمیع صاحب نون رر رر	۵
۲۱	مکرم محترم جناب چوہدری مجید احمد صاحب رر رر	۵
۲۲	مکرم محترم ابو محمد عالم صاحب رر رر	۳
۲۳	مکرم محترم جناب ملک عبد المالک صاحب زرگر رر رر	۲
۲۴	مکرم محترم جناب منظور احمد صاحب رر رر	۲
۲۵	مکرمہ محترمہ امۃ الہادی صاحبہ رر رر	۲
۲۶	رر رر والدہ صاحبہ ڈاکٹر نصیرہ بیگم صاحبہ رر رر	۲
۲۷	رر رر ناصرہ صاحبہ اہلیہ صفدر علی صاحب رر رر	۲
۲۸	مکرم محترم جناب چوہدری محمود احمد صاحب رر رر	۱
۲۹	رر رر رر عبد المجید صاحب زرگر رر رر	۱
۳۰	رر رر رر چوہدری محمد لطیف صاحب دوو میڈیکل سٹورز رر رر	۱
۳۱	رر رر رر محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی رر رر	۱
۳۲	رر رر رر شیخ محمد شفیع صاحب رر رر	۱
۳۳	مکرمہ محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ بنت عبد المالک صاحب رر رر	۱
۳۴	رر رر نسیم لطیف صاحبہ رر رر	۱

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ)

۵ - ہمشیرہ مسرت النساء ڈار بنت محمد طفیل صاحب ڈار دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(محمد افضال ڈار دار الرحمت وسطی ربوہ)

۶ - مکرم ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب امیر ضلع کیمبل پور کے فرزند اور مکرم فیض اسلم صاحب سول جج تلہ گنگ کے فرزند عارضہ خسرہ اور بخار بیمار ہیں۔ احباب عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا ظفر احمد دار الصدر غربی الف ربوہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعود کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء و طالبات

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو امتحان میں کامیاب فرمایا ہے نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے چندہ ادا کیا ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور اس کامیابی کو دینی اور دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے انعامات سے نوازے۔

۴۳	عزیز مرزا مغفور احمد ابن صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ ربوہ	۵/-
۴۴	عزیز صلاح الدین بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	۵۵/-
۴۵	عزیز شاہد جرا ابن مکرم میجر ایس ایم شریف صاحب	۱۰/-
۴۶	عزیز سلطان احمد محمود ابن چوہدری مشتاق احمد صاحب ظہیر نبول	۲۰/-
۴۷	عزیزہ رشیدہ ثروت ہمشیرہ شیخ عبد الخالق صاحب دار الصدر غربی ربوہ	۵/-
۴۸	عزیزہ نصرت تنویر رر رر رر رر	۵/-
۴۹	عزیزہ امۃ السلام بنت عبد الجلیل صاحب عشرت کرشن نگر لاہور	۱۱۰/-
۵۰	ایک عزیز جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے از حیدر آباد سندھ	۱۵/-

دیگر طلباء اور طالبات بھی اپنی کامیابی پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان

مکرم مرزا محمد یوسف صاحب وصیت ۹۷۲۸ ولد محمد یامین صاحب نے مورخہ ۲۰ ستمبر ۴۶ء کو قادیان سے وصیت کی تھی مالی ۶۵-۶۴ء تک موصی صاحب موصوف ۴۱ صادق کالونی بمعہ لوڈ ملتان شہر سے دفتر ھذا سے خط و کتابت فرماتے رہے۔ اس کے بعد ان کو بذریعہ مکرم امیر صاحب ملتان فارم اصلی ایڈریس کرنے کے لئے بھیجے گئے تو امیر صاحب ملتان کی طرف سے اطلاع آئی کہ موصی صاحب موصوف خوشاب چلے گئے۔ اس پر دفتر ہذا نے صدر صاحب جماعت احمدیہ خوشاب کی معرفت فارم بھجوائے اور موجودہ پتہ معلوم کرنے کے لئے لکھا تو ان کی طرف سے اطلاع آئی کہ موصی مذکور جماعت ہذا میں شامل نہیں اور ان کا کوئی پتہ نہیں لگ سکا دفتر ہذا کو ان کے موجودہ ایڈریس کی اشد ضرورت ہے اور اگر کسی دوست کو مرزا محمد یوسف کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر ھذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱ - میرا لڑکا محمد اسلم اکثر عرصہ سے بعارضہ دل بیمار ہے اور میو ہسپتال میں داخل ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے خاص فضل سے عزیز کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ (غلام نبی جلد ساز گنپت روڈ - انار کلی لاہور)

۲ - میرے ماموں زاد بھائی کمال الدین احمد صاحب میڈیکل کالج ڈھاکہ مشرقی پاکستان میں سال اول میں پڑھ رہے ہیں۔ ان کا امتحان ہو رہا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد المنان ناصر زرگر ربوہ)

۳ - میری چھوٹی بہن خالدہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے ہاتھوں اور پاؤں پر خارش اور چھالے ہونے کی وجہ سے بیمار ہے۔ صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عابدہ دار الرحمت ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ)

۴ - میرے والد محترم حکیم دین محمد صاحب کی آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ اپریشن کامیاب کرے اور محض اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ آمین۔ اسمٰعیل احمد طاہر محمود دار الرحمت وسطی ربوہ

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

70

سماج دشمن عناصر کے خلاف مہم

سرگودھا ۱۶ اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے انسپکٹر جنرل پولیس میاں بشیر احمد نے بتایا ہے کہ صوبہ میں سماج دشمن عناصر کے خلاف مہم بڑی سرگرمی سے جاری ہے ابتک ہزاروں جرائم پیشہ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں اور ان کے قبضہ سے لاکھوں روپے کی مالیت کا مسروقہ سامان اور ناجائز اسلحہ برآمد کر لیا گیا ہے۔ وہ کل سرگودھا میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

انسپکٹر جنرل پولیس نے بتایا کہ ڈھائی ماہ کے دوران پولیس اور جرائم پیشہ افراد کے درمیان ۳۴ مقابلے ہوئے جن میں ۲۶ غنڈے ہلاک اور ۱۴ زخمی ہوگئے۔ ۱۴ مجرموں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان مقابلوں میں ایک اے ایس آئی تین ہیڈ کانسٹیبل اور گیارہ سپاہی جاں بحق ہوئے۔ اس کے علاوہ دو شہری ہلاک ہوئے پولیس نے ۱۳ لاکھ ۲۷ ہزار ۶۸۱ روپے کی مالیت کا سمگل شدہ سامان ۱۶ من ۲۸ سیر ناجائز افیون ۲۷ من ۳۴ سیر ۱ چھٹانک چرس ۷،۷۰۰ شراب کی بوتلیں برآمد کیں، ناجائز منشیات کا کاروبار کرنے پر ۲ ہزار ۴۱۴ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ ۷۷۴ اشتہاری مجرم پکڑے گئے۔

پولیس نے پچپن لاکھ روپے کا مسروقہ سامان بھی برآمد کر لیا ہے جس میں اکتیس لاکھ ۱۰ ہزار ۷۴۷ روپے کا گھریلو سامان اور ۲۲ لاکھ ۶۱ ہزار روپے کے مسروقہ مویشی شامل ہیں۔ پولیس سے مقابلہ کے دوران جو سامان ملا ان میں ۱۶ ہینڈ گرنیڈ ۲۲ رائفلیں ایک سٹین گن، ایک چھرا، تین کلہاڑیاں ۴۲ بندوقیں شامل ہیں۔ مہم کے دوران ۳ ۸۹ بندوقیں، ۴ ۷ ۳ رائفلیں ۵۲۹ ریوالور، ۲۲ ۳ پستول ۴۲ دستی بم، ۵۹۰ پستول ۵ سٹین گن برآمد کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پورے صوبہ میں سماج دشمن عناصر کے خلاف مہم اس وقت تک جاری رہے گی جب تک جرائم کا پوری طرح قلع قمع نہیں ہوتا۔

پاکستان نے فرانس کو ایک گول سے ہرا دیا

میکسیکو ۱۶ اکتوبر۔ پاکستان نے پرسوں اولمپک مقابلوں میں فرانس کی ہاکی ٹیم کو صفر کے مقابلہ میں ایک گول سے ہرا کر مزید دو پوائنٹ حاصل کر لئے اور اس طرح وہ گروپ بی میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ پاکستانی ٹیم کے فارورڈ کھلاڑی پورے وقت کھیل پر چھائے رہے لیکن فرانس نے دفاعی کھیل کا بہترین مظاہرہ کیا اور پاکستان کے تیز رفتار فارورڈ کھلاڑی اس کے خلاف صرف ایک گول کر سکے۔ یہ گول پرسوں کے میچ کے ہیرو سنٹر فارورڈ رشید نے کھیل کے پچاسویں منٹ میں کیا۔

ایجنسی فرانس کے مطابق فرانس کی ٹیم نے اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ بیشتر وقت گیند اس کے گول میں رہا اس نے پاکستانی کھلاڑیوں کو زیادہ گول نہیں بنانے دئے اور یہ اس ٹیم کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ پاکستان اور فرانس کے خلاف ہاکی کا دوسرا میچ مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق رات کو نو بجے شروع ہوا۔ فرانس کے خلاف آج بھی وہی ٹیم میدان میں اتری جس نے کل یورپ کی مضبوط ترین ہاکی ٹیم ہالینڈ کو چھ گولوں سے شکست دی تھی۔

شمالی کوریا نے اولمپک مقابلوں کا بائیکاٹ کر دیا

اولمپک سٹی (میکسیکو) ۱۶ اکتوبر۔ شمالی کوریا نے اولمپک کھیلوں سے اپنے کھلاڑیوں کو واپس بلانا شروع کر دیا ہے شمالی کوریا کی حکومت نے اس سلسلے میں کہا ہے کہ ان کے ملک کا نام پیپلز ڈیموکریٹک ری پبلک آف کوریا ہے اور اولمپک کھیلوں کے منتظمین کو اس سے مطلع کر دیا گیا تھا۔ لیکن انہوں نے شمالی کوریا کے اس نام کو تسلیم نہیں کیا چنانچہ شمالی کوریا کے کھلاڑی اب ان کھیلوں میں شرکت نہیں کریں گے۔

عدالت کے باہر دستی بم

کراچی ۱۶ اکتوبر۔ کل یہاں ایک مقامی عدالت کے سامنے عین اس وقت بعض نامعلوم افراد نے دو دستی بم پھینکے جب عدالت نے دوہرے قتل کے ایک مقدمہ کی سماعت ختم کی تھی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق دستی بم پھٹنے سے بیس افراد زخمی ہو گئے جن میں سے بیشتر کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

صدر صاحبان موصیان و سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں

نظارت بہشتی مقبرہ کو موصیوں کے ریکارڈ کو جماعت وار ترتیب دینے کے لئے ہر جماعت کے موصی صاحبان (حصہ آمد و جائیداد) کی فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ درکار ہے۔

مکمل پتہ	نمبر وصیت	ولدیت یا زوجیت	نام موصی یا موصیہ	نمبر شمار

صدر صاحبان موصیان و سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دفتر ہذا کو مطلوبہ فہرست مورخہ ۳۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء) تک مہیا فرما کر مشکور فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہو وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تا کہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

احباب کرام سے التماس ہے کہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی اہمیت اور افادیت اور ترقی کے پیش نظر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر کے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منشاء مبارک کو پورا کریں۔ جزاکم اللہ۔

(افسر امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

زبدہ جام عشق

مشہور و معروف نسخہ

اعصاب اور پٹھوں کی طاقت، نیز مردانہ طاقت کا بے نظیر علاج

*

قیمت مکمل کورس

ایک ماہ ساٹھ گولیاں

بیس روپے

منیجر دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

اسلام نے جو طریقِ عبادت رکھا ہے اور اس کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں وہ کسی اور مذہب نے نہیں کئے

اسلام کے اختیار کردہ ذرائع ہی وہ ذرائع ہیں جن سے عبادت کی اصل غرض پوری ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ ط کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :-

"جبکہ یہ معلوم ہو گیا کہ نماز کی اصل غرض اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا اور اس کا شکر ادا کرنا اور نفس کی اصلاح کرنا ہے تو جس طریقِ عبادت سے یہ دونوں باتیں حاصل ہوتی ہوں وہی عبادت سچی عبادت سمجھی جائے گی اور اسی عبادت کی طرف ہدایت کرنے والا مذہب سچا مذہب ہوگا۔ اسلام نے اپنے پیروؤں کے لئے جو طریقِ عبادت رکھا ہے اُس میں ان اغراض کو پورا کرنے کے لئے جو ذرائع استعمال کئے ہیں وہ اَور کسی مذہب نے نہیں کئے۔ اور ہر ایک انسان معمولی غور سے کام لے کر بھی سمجھ سکتا ہے کہ وہی ذرائع اس قابل ہیں کہ عبادت کی غرض کو پورا کر سکیں اور وہ ذرائع یہ ہیں :-

اوّل :- انسانی جسم اور رُوح کا ایسا گہرا تعلق ہے کہ ایک کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے۔ جس طرح غم کی خبر سُن کر جسم ایسا متاثر ہوتا ہے کہ اُس پر اُداسی کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں اسی طرح جسم کو جب کوئی صدمہ پہنچتا ہے تو رُوح بھی غمگین ہو جاتی ہے۔ اور یہی حال خوشی کا ہے۔ پس قلب کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ عبادت کے وقت جسم کو بھی کسی ایسی حالت میں رکھا جائے جس سے تذلّل پیدا ہو اور اس کا اثر رُوح پر پڑ کر دِل میں بھی رِقّت اور نرمی پیدا ہو جائے اور انسان خدا تعالےٰ کی طرف ایک جوش کے ساتھ متوجہ ہو جائے۔

تذلّل کے اظہار کے لئے دُنیا میں مختلف صورتوں کو اختیار کیا گیا ہے۔ کسی مُلک کے لوگ جُھک جاتے ہیں۔ کسی مُلک میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا تذلّل کا نشان قرار دیا گیا ہے۔ کسی مُلک میں گھٹنوں کے بل گِرنے کو کسی میں سجدہ کرنے کو۔ اسلام چونکہ خالقِ فطرت کی طرف سے ہے اُس نے تمام فطرتوں اور عادتوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز میں اِن سب نشانات کو جمع کر دیا ہے۔ اور مختلف المذاق لوگ جس جس حالت میں بھی تذلّل کا اظہار کرتے ہیں نماز ان کے مذاق کے مطابق ہے۔ اور اِن مختلف اشکالِ تذلّل کے اثر سے انسانی قلب جوش سے بھر جاتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے حضور جُھک جاتا ہے۔ درحقیقت وہ ایک قابلِ دید نظارہ ہوتا ہے جب ایک مسلمان اپنے ربّ العالمین خدا کے حضور کبھی ہاتھ باندھے کھڑا ہوتا ہے کبھی جُھک جاتا ہے کبھی ہاتھ کھول کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ کبھی سجدہ میں گِر جاتا ہے کبھی گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتا ہے اور اس کا دل اس محبّت سے پُر ہوتا ہے جو ایک مخلوق کو خالق سے ہو سکتی ہے۔ اور وہ زبانِ حال سے اقرار کرتا ہے کہ دُنیا کی مختلف اقوام جس جس طریق میں بھی اپنی عبودیّت کا اظہار کرتی ہیں اے خدا میں تیرے سامنے مجموعی طور پر ان سب طریقوں سے اپنی عبودیّت کا اقرار کرتا ہوں۔ یہ نظارہ نماز ادا کرنے والے کو ہی نہیں بلکہ اس کے دیکھنے والے کے دِل کو بھی متاثر کر کے اللہ تعالےٰ کی طرف جُھکا دیتا ہے"۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۳۳۳-۳۳۴)

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمت میں امریکی فاؤنڈیشن کا عطیہ پیش کرنے کی تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

مشہور و معروف سائنسدان پروفیسر آئن سٹائن کو ارسال کیا جو امریکہ میں مقیم تھے۔ اور پرنسٹن یونیورسٹی فار ایڈوانسڈ سٹڈی اِن سائنس کے انچارج تھے۔ اس مشہورِ زمانہ سائنسدان نے یونیورسٹی کے متعلقہ پروفیسر سے ڈاکٹر سلام کے Thesis کے بارہ میں رائے طلب کی وہ پروفیسر خود اسی مضمون پر مدت سے محنت کر رہا تھا اور کامیاب نہ ہوا تھا۔ چنانچہ وہ ایک لیکچر کے سلسلہ میں ایڈنبرا یونیورسٹی میں آیا اور اس نے ڈاکٹر عبدالسلام کو بلایا اور ان سے بھی لیکچر دلوایا۔ اور ان سے Thesis کو سمجھا۔ اس پروفیسر نے آئن سٹائن کو رپورٹ ارسال کی کہ اس مقالہ کا لکھنے والا غیر معمولی دماغ کا مالک ہے۔ چنانچہ پروفیسر آئن سٹائن نے آپ کو اپنے خرچ پر امریکہ بلوایا اور ایک سال اپنے ساتھ رکھا۔

آپ انگلینڈ میں فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے تیسرا سال پورا نہ کر سکے۔ چنانچہ یونیورسٹی نے آپ کو خاص طور پر اپنے ملک سے Thesis بھیجنے کی رعایت دی۔ آپ گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر رہے۔ پھر کیمبرج میں اور امپیریل کالج لندن میں پروفیسر ہوئے اور رائل سوسائٹی کے فیلو منتخب ہوئے۔

صدر ایوب نے آپ کو اپنا سائنسی مشیر مقرر کیا اور ۲۰ ہزار روپیہ کا ایوارڈ بھی عطا کیا۔

آج کل آپ انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس ٹریسٹ اٹلی کے ڈائریکٹر ہیں اور نہ صرف ملک و ملّت کی بلکہ پوری دنیا میں قیامِ امن کے لئے بیش بہا خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے علم اور عمر میں برکت ڈالے اور آپ کی نصرت فرماتے ہوئے آپ کو اَور بھی عظیم الشان کامیابیوں سے نوازے تاکہ آپ قوم و ملک اور بنی نوع انسان کی پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت بجا لا سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین ؂

تحریکِ جدید میں حصّہ نہ لینا بدقسمتی ہے

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا :-

"جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں ان کی بدنصیبی ہوگی۔ پس ہر وہ شخص جو تھوڑا بہت حِصّہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں"۔

اس ارشاد کی روشنی میں جملہ افرادِ جماعت اپنا محاسبہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو خوش قسمت بنائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواستِ دُعا

میرے دادا جان مکرمی عبدالحفیظ خان صاحب آف ویرووال کافی دِنوں سے بیمار ہیں آجکل لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے۔

حلیم نیاز خاں و ماجد خاں
عارضی منزل ربوہ

(۲) عزیزم سید ظہور احمد مینیجر زرعی ترقیاتی بنک ایبٹ آباد کا اکلوتا لڑکا سہیل ظہور بعارضہ ٹائیفائڈ ایک ہفتہ سے بیمار ہے۔ احبابِ جماعت اس کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم عبدالرحمٰن شاہ دارالرحمت غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴